اسلام کا فلسفۂ تاریخ

حدیث مجدد دین ملت کی روشنی میں

از

جناب مرزا محمد یوسف صاحب

(پروفیسر اورینٹل کالج رام پور)

اسلام ایک مکمل نظامِ حیات کا نام ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کی رشد وہدایت کے لئے بھیجا ہے اس کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنا کہ نسلِ انسانی کی تاریخ، لیکن اپنے مخصوص معنوں میں اس کا آغاز جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ہوتا ہے اور اس کا دور قیامِ قیامت تک رہے گا۔ اس تاریخ اسلام کا (خواہ آپ اسے اعم معنوں میں لیں یا اخص معنوں میں) ایک خصوصی فلسفہ ہے جسے اسلامی تعلیمات میں "تجدید دین" کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بعض لوگوں نے اسلام کے فلسفۂ تاریخ اور "تجدید دین" کے مسئلے کو بیان کرنے کا دعویٰ کیا ہے لیکن یہ امر مشکوک فیہ ہے کہ اُن کا پیش کردہ "فلسفۂ تاریخ اور "فلسفۂ تجدید" خود اُن کی اپنی ذاتی رائے ہے جسے اُنھوں نے (WISHFUL THINKING) کے طور پر اسلام کا ٹھپّہ لگا کر (جس کی اجارہ داری انھوں نے صرف اپنے لئے مخصوص کرلی ہے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے،

بہرکیف اسلام کا ایک مخصوص فلسفۂ تاریخ یا فلسفۂ تجدید ہے جسے کما حقہٗ سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کی آئیڈیالوجی، اس کے اصولی نظریات اور اُس کے بنیادی فلسفہ کو پوری طرح سمجھ لیا جائے۔ ظاہر ہے اسلام کی آئیڈیالوجی صحیح معنوں میں وہی ہوسکتی ہے جو قرآن